روزنامہ الفضل ربوہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com
منگل 25 جنوری 2005ء 14 ذوالحج 1425 ہجری 25 صلح 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 21

ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ

حضرت شداد بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے متعلق احسان سے کام لینے کا حکم دیا ہے- پس جب کسی جانور کو مارنے لگو تو اس میں بھی رحم دلی دکھاؤ اور جب ذبح کرو تو عمدہ طریق سے ذبح کرو- اور اپنی چھری تیز کرلیا کرو اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ-

(صحیح مسلم کتاب الصید باب الامر باحسان الذبح حدیث نمبر 3615)

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی حقیقت اور فلسفہ کا پُر حکمت بیان

اللہ تعالیٰ ایسی قربانی کو قبول فرماتا ہے جو تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے کی جائے

یہ قربانیاں حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی قربانی کی یاد دلاتی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 21 جنوری 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔لندن

خطبہ عیدالاضحیٰ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 جنوری 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ عیدالاضحیٰ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے قربانیوں کی حقیقت اور فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہی قربانیوں کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے جو اس کی رضا کی خاطر تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے اس کے حضور پیش کی جائیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ عید احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ الحج کی آیت نمبر 38 تلاوت کرنے کے بعد فرمایا آج قربانی کی عید ہے اس عید پر جس کو بھی توفیق ہے جانور ذبح کرتا ہے۔ مغربی ممالک میں تو اس کا تصور نہیں جو اہتمام ایشیائی یا افریقن یا تیسری دنیا کے ممالک میں ہوتا ہے جہاں بڑے اہتمام سے جانور خرید کر قربان کئے جاتے ہیں اور ایک طبقہ تو انتہا تک پہنچ جاتا ہے اور دکھاوے کا اظہار کرتا ہے کہ میں نے بہت مہنگا اور قیمتی جانور قربانی کے لئے خریدا ہے اور ایک دوسرا طبقہ ہے جو مہنگائی کا رونا روتے ہوئے قربانی کے لئے ایسا جانور خریدتا ہے جو قربانی کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔ یہ دونوں قسم کے لوگ قربانی کی روح سے ناآشنا ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا اسی طرح اس نے تمہارے لئے انہیں مسخر کردیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی ہے اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔ یعنی اگر تم دکھاوے کے لئے بڑھ بڑھ کر قیمتی جانور خریدتے ہو تو ایسی قربانی کی اللہ کے نزدیک کوئی وقعت نہیں۔ اسی طرح قربانی کے تقاضے پورے نہ کرنے والے جو جانور ذبح کرتے ہو یا لوگوں کے اعتراضات سے بچنے کے لئے اگر قربانی کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس قسم کی قربانی کی ذرہ بھر پرواہ نہیں ان مادی چیزوں سے اللہ کو کوئی سروکار نہیں جو تقویٰ سے خالی قربانی ہے خدا اسے قبول نہیں کرتا۔ قربانی وہی قبول کی جاتی ہے جو محض رضا الٰہی کی خاطر اور تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے کی جائے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں قربانی کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ظاہری قربانیاں اصل غرض کے لئے بطور نمونہ ہیں خدا کو گوشت یا خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ ان میں یہ سبق ہے کہ خدا سے اتنا ڈرو گویا مر ہی جاؤ جس طرح قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح خدا کے حضور اپنے آپ کو مار دو اور خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہروقت تیار رہو۔

حضور انور نے فرمایا یہ قربانیاں اس واقعہ کی یاد میں کی جاتی ہیں جب حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ دونوں خدا کی خاطر قربانی کے لئے تیار ہوگئے تھے۔ یہ تقویٰ کا اعلیٰ معیار ہے جسے خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ خدا کے سب حکموں پر عمل کیا جائے اور یہ قربانیاں اس بات کی یاد دلاتی ہیں کہ ہروقت اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے سب سے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ پھر آپ کی قوت قدسی کے نتیجہ میں آپ کے صحابہؓ نے قربانیوں کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ یہی قربانیاں ہیں جو قوم کو زندہ رکھتی ہیں اور ترقی کی منازل کی طرف لے جاتی ہیں۔ قربانی کی عید منانے کا یہی طریق ہے کہ ان قربانیوں کو یاد رکھا جائے۔ شہدائے احمدیت اور ان کے بچوں کو۔ اسیران راہ مولا اور دوسرے قربانی کرنے والوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تمام احباب جماعت کو حضور انور نے عید کی مبارکباد دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ زندگی کی تمام خوشیوں سے تمہیں نوازے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج جمعہ نہیں پڑھا جائے گا بلکہ ظہر کی نماز ادا کی جائے گی۔

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں٬ غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہوچکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

مجاہدین دفتر اول کے ورثاء توجہ فرمائیں

دفتر اول کے مجاہدین کی مالی قربانیوں کو کمپیوٹر میں محفوظ کرلیا گیا ہے۔ ان کی قربانیوں کو جاری رکھنے کے لئے ورثاء سے درخواست ہے کہ وہ دفتر ہذا سے رابطہ قائم فرما کر ان کے کمپیوٹر کوڈ نمبر حاصل کرلیں اور اس کوڈ نمبر کے حوالے سے چندے ادا کرنے کا باقاعدہ اہتمام فرماتے رہیں۔ کوڈ نمبر حاصل کرنے کے لئے دفتر کو حسب ذیل معلومات کا بہم پہنچانا ضروری ہے۔

1۔ نام مجاہد معہ ولدیت
2۔ پارٹیشن سے پہلے کس جماعت سے تعلق تھا۔
3۔ پارٹیشن کے بعد کس جماعت میں تشریف لائے۔
4۔ ۱۹۵۳ء میں کس جماعت میں شامل تھے۔
5۔ وفات کی صورت میں کس سن میں وفات پائی۔
6۔ نام وارث معہ مکمل ایڈریس (فون نمبر بھی اگر ہو)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خطبہ جمعہ

ایسے سفر جو اللہ کی خاطر کئے جاتے ہیں ان میں بہت زیادہ تقویٰ کا خیال رکھیں

مسافروں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے سفر میں آسانی کے لئے خیر مانگتے رہنا چاہئے۔

آپ کے جو بھی سفر ہوں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے ہوں۔

(قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے مسافروں کے لئے اہم ہدایات)

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر آپ کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 25 جون 2004ء بمطابق 25/احسان 1383 ہجری شمسی بمقام مسسی ساگا (کینیڈا)

انسان دنیا میں مختلف مقاصد کے لئے سفر کرتا ہے اور اس زمانے میں جب سفر کی بہت سی سہولتیں بھی میسر آ گئی ہیں اور ان سفر کی سہولتوں کی وجہ سے فاصلے بھی سمٹ گئے ہیں اور ان سہولتوں اور ان فاصلوں کے سمٹنے کی وجہ سے اکثر لوگ اپنے کاموں کے لئے اکثر سفروں میں رہتے ہیں۔ جو 20-25 میل کا فاصلہ پرانے زمانے میں سفر کہلاتا تھا وہ اب سفر نہیں کہلاتا لیکن بہرحال ایک لحاظ سے سفر ہی ہے تو یہ سفر جو مختلف مقاصد کے لئے کئے جاتے ہیں چاہے وہ کاروباری نوعیت کے ہوں چاہے عزیز رشتہ داروں کے ملنے کے لئے ہوں، چاہے تحصیل علم کے لئے ہوں، چاہے اللہ تعالیٰ کی پیدائش پر غور کرنے کے لئے تحقیق کے لئے ہوں، چاہے دینی اغراض کے لئے ہوں جو بھی مقصد ہو مومن کو ہمیشہ یہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ ان سفروں میں کبھی بھی ایسا وقت نہ آئے، چاہے جو بھی مجبوری ہو، کہ اس کا دل تقویٰ سے خالی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے خالی ہو۔

آپ لوگ جو یہاں اس وقت بیٹھے ہیں ان میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے حالات کی مجبوری کے تحت پاکستان سے ہجرت کی اور ایک خطیر رقم خرچ کر کے بہت بڑے اخراجات کر کے اور ایک لحاظ سے اپنے تمام دنیاوی وسائل داؤ پر لگا کر یہاں آ کر اس ملک میں آباد ہوئے۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جن کو شروع میں آ کر بہت سی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حالات بہتر بنا دیئے۔ پھر ایسے بھی ہیں جن کو یہاں کی حکومت کی پالیسی کی وجہ سے حکومت کے احسان کی وجہ سے یہاں کی شہریت یا کام کرنے کی اجازت مل گئی۔ تو بہرحال یہ سفر اکثر کے لئے کامیابی کا باعث بنے ہیں۔ تو جس طرح اپنے کیس پاس ہونے سے پہلے آپ نے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکائے رکھا اس سے مدد مانگتے رہے خود بھی دعائیں کرتے رہے اور دوسروں کو بھی دعا کے لئے کہتے رہے، ایک درد اور ایک تڑپ آپ کے دلوں میں پیدا ہوتی رہی، اللہ تعالیٰ کا خوف دلوں میں رہا اس طرح اب بھی یہ خوف، یہ تقویٰ دلوں میں قائم رہنا چاہئے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت ساری سہولتوں سے نواز دیا ہے۔ اب یہاں آ کر بھی آپ کو اپنے کاروباری سلسلوں میں مختلف سفر کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ تو ہمیشہ یہ پیش نظر رہنا چاہئے اور اس بات کا خاص خیال رکھا جانا چاہئے کہ اب دنیاوی سہولتیں اور آسانیاں جو میسر آ گئی ہیں، کہیں تقویٰ سے دور نہ کر دیں۔ اگر اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارتے رہیں گے تو تقویٰ میں ترقی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب پاتے ہوئے، دینی اور دنیاوی دونوں میدانوں میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس لئے ہمیشہ تقویٰ پر قائم رہیں، ورنہ یاد رکھیں وہ خدا جس نے یہ سب نعمتیں دی ہیں ان کو واپس لینے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔

پھر احمدی کی ہمیشہ سے یہ خصوصیت رہی ہے، یہ بھی امتیاز رہا ہے کہ وہ دین کی خاطر بھی سفر کرتا ہے۔ اجتماعوں پر، جلسوں پر خاص اہتمام کے ساتھ عموماً احمدی بڑے ذوق اور شوق سے آتے ہیں اور آج آپ میں سے بہت بڑی تعداد اس لئے سفر کر کے یہاں آئی ہے، کچھ لوگ آ رہے ہیں کینیڈا کے مختلف شہروں سے بھی اور امریکہ سے بھی، کہ اگلے جمعہ کو جو یہاں کینیڈا میں جلسہ ہو رہا ہے اس میں شمولیت اختیار کریں۔ یہ سفر آپ کا خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر ہونا چاہئے۔ اس کا تقویٰ ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے۔ یہاں آ کر اپنے دلوں کو ایک دوسرے سے صاف کرنا ہے، ہر قسم کے لڑائی جھگڑے اور فساد سے بچنا ہے۔ ان دنوں میں جلسے کی خاطر تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے سفر تبھی شمار ہو سکتا ہے جب اس سفر میں آپ ہر قسم کی بدکلامی سے پرہیز کرنے والے ہوں، نہ ہی مہمان اور نہ ہی میزبان ذرا ذرا سی بات پر اپنے آپے سے باہر نکلنے والے ہوں۔ نہ ہی کسی کا مذاق اڑانے والے یا استہزاء کرنے والے ہوں اور نہ ہی ایسی مجلسوں میں بیٹھنے والے ہوں جہاں لوگوں کا ہنسی ٹھٹھا اڑایا جا رہا ہو۔ نہ ہی فضول قصے کہانیاں، لغو اور بیہودہ باتوں کی مجلسوں میں بیٹھنے والے، نہ ان میں شامل ہونے والے ہوں۔ یا رات گئے تک لمبی مجلسیں لگا کر گپیں مارنے والے ہوں کہ صبح کی نماز پر آنکھ ہی نہ کھلے۔ ویسے بھی فضول مجلسیں دلوں کو زنگ آلود کر دیتی ہیں۔ تو نہ صرف ایسی مجلسوں میں شامل نہیں ہونا بلکہ ایسی مجلسیں لگانے والے احمدیوں کو بھی سمجھا کر ایسی مجلسوں کو ختم کرانے کی کوشش کرنی ہے۔ کیونکہ یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت سے محروم کر دیں گی۔ اور پھر دل تقویٰ سے خالی ہو جائیں گے۔ تو یہ تو کسی صورت بھی ایک احمدی کے لئے برداشت نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کا دل خالی ہو جائے۔ یاد رکھیں کہ جب انسان تقویٰ سے خالی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور چلا جاتا ہے تو پھر یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے دنیاوی بندھن اور رشتے قائم رہیں گے۔ پھر دنیاوی رشتوں اور تعلقات میں بھی دراڑیں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی ٹوٹنے شروع ہو جائیں گے اور ایک فساد کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے ایسے سفر جو اللہ کے نام کی خاطر کئے جاتے ہیں ان میں بہت زیادہ تقویٰ کا خیال رکھیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں حج کے متعلق ارشاد فرمایا ہے وہاں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہی ہے۔ جیسا کہ فرمایا (۔)(البقرۃ: 198) اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو صرف حج پر جانے والے ہیں وہی زادِ راہ جمع کریں اور تقویٰ پر قائم ہو جائیں یا صرف ان کے لئے بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ بلکہ فرمایا کہ جو تمہارے سفر خاص طور پر اللہ کی خاطر سفر

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہوں دین کی خاطر ہوں، ان میں بہت زیادہ تقویٰ کا خیال رکھو۔ اگر اس پر تم قائم ہو گئے تو اپنی ذاتی اصلاح کا بھی موقع ملے گا اور اس طرح تم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بھی ہو گے۔ اللہ تعالیٰ سے تمہارا اخلاص کا تعلق بڑھے گا اس کی معرفت زیادہ سے زیادہ حاصل ہو گی۔ اور پھر تمہاری اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے اور انسانوں سے بھی محبت بڑھے گی۔ اور جب یہ چیزیں پیدا ہو جائیں گی تو پھر تمہارا معاشرہ یقیناً جنت نظیر معاشرہ کہلانے کا مستحق ہو جائے گا۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ دنیا میں لڑائی، جھگڑے، فساد اس وقت زیادہ بڑھتے ہیں جب انسان دوسرے انسان پر بھروسہ کرتا ہے یا بھروسہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسانوں سے زیادہ توقعات رکھتا ہے۔ اللہ کی بجائے انسانوں پر توقعات ہوتی ہیں۔ ان پر زیادہ امیدیں لگا کے بیٹھا ہوتا ہے۔ تو جب اس سوچ کے ساتھ جو کسی کے گھر مہمان بن کر آئیں گے یا جائیں گے تو مہمانوں میں بھی اور میزبانوں میں بھی ہمیشہ بدظنیاں پیدا ہوں گی اور رنجشیں پیدا ہوں گی۔ اور ہمارے معاشرے میں تو بعض طبیعتیں اس کو کچھ زیادہ محسوس کر لیتی ہیں اور دلوں میں رنجشیں پالتے رہتے ہیں۔ یہ سب تقویٰ کی کمی ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ بعض لوگ جو عقلمند ہیں بڑا اچھا کرتے ہیں کہ اپنے چھوٹے خیمے لگا کر اپنی رہائش کا بندوبست کر لیتے ہیں۔ مجھے نہیں پتہ کہ یہاں یہ انتظام ہے کہ نہیں اور پھر جو صاحب استطاعت ہیں وہ اپنے کاروان (Caravan) بھی لے کے آ جاتے ہیں۔ اور یہ بڑی اچھی بات ہے۔ آزادی سے رہتے ہیں۔ تو انتظامیہ کی طرف سے صرف خیموں اور Caravan کے لئے جگہ مہیا کرنے کا انتظام ہونا چاہئے۔ ان کا یہ فرض بھی ہے کہ اگر ایسے لوگ چاہتے ہوں تو وہ مہیا کریں۔ .U.K میں تو اس کا اب بہت رواج ہو گیا ہے۔ اور کھانا حضرت مسیح موعود کا لنگر تو خاص طور پر ان دنوں میں چلتا ہی رہتا ہے اس کا تو کوئی مسئلہ نہیں وہ تو مہیا ہو ہی جاتا ہے۔ اور انتظامیہ کا فرض بھی ہے کہ ان دنوں میں مہمانوں کا خیال بھی رکھیں۔ یہ حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمان بن کر آ رہے ہیں۔

تو میں سفر کی بات کر رہا تھا، کہ سفر جو بھی ہو بہر حال سفر ہی ہوتا ہے۔ اس لئے جو بھی انتظام ہو جتنا مرضی بہترین انتظام ہو کچھ نہ کچھ اس میں ایسی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو بعض دفعہ تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے مسافروں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے سفر میں آسانی کے لئے خیر مانگتے رہنا چاہئے تاکہ ہمیشہ یہ سفر آرام سے گزریں جس قسم کے مرضی سفر ہوں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں سفر پر روانہ ہونا چاہتا ہوں مجھے زادراہ عطا کیجئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کی زادراہ عطا کرے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کچھ اور بھی دعا دیجئے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے گناہوں کو بخش دے۔ ابھی بھی اس کی تسلی نہیں ہوئی، اس نے عرض کی: میرے والدین آپ پر قربان جائیں، مجھے کچھ اور دعا بھی دیجئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خیر آسان کر دے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء ما یقول اذا ودع انسانا)

تو دیکھیں اس صحابی نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے کتنی جامع دعا منگوائی کہ سفر میں ہمیشہ ایسے حالات رہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی خیر اور فضل ملتا رہے۔ اگر یہ ملتا رہا تو مجھے تقویٰ پر چلنے میں بھی آسانی رہے گی، میرے دل میں اس کا خوف اور خشیت بھی قائم رہے گا۔ اور جب یہ قائم ہو جائے تو گناہوں سے بھی انسان بچتا رہتا ہے۔ اس لئے سفر میں خاص طور پر دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! تقویٰ بھی تیرے فضل سے حاصل ہوتا ہے اس لئے ہمیشہ اپنا فضل فرما۔ ایسے حالات ہی پیدا نہ ہوں کہ مَیں دوسروں پر انحصار کر کے دل میں شکوہ پیدا کرنے والا بنوں اور تقویٰ سے دور ہو جاؤں۔ اس لئے اپنی جناب سے ہی مجھے ہر خیر عنایت فرماتا رہ۔ اس قسم کی دعا حضرت موسیٰؑ نے بھی سفر میں اللہ تعالیٰ سے مانگی تھی کہ (۔) (القصص: 25)۔ اے اللہ میں تو مسافر آدمی ہوں تو ہی مجھے خیر فرماتا رہ میں تو تیرا ہی محتاج ہوں اور محتاج رہنا چاہتا ہوں اور تیرے بغیر میں ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جب بھی بلندی پر چڑھو تکبیر کہو، وہ آدمی واپس ہوا تو آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ یعنی اس کا سفر آسان کر دے اور طے کر دے۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا ودع انسانا) ایک تو اس میں یہ سبق ہے کہ جب بھی سفر پر روانہ ہوں پہلے دعا کر کے چلنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر سفر کی مشکل اور پریشانی اور صعوبت سے بچائے، تکلیف سے بچائے۔

آنحضرت ﷺ نے ہمیں سفر کرنے کے بارے میں جو طریق سکھلائے ان میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔ جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ دعا کر کے چلنا چاہئے۔ پھر سفر میں دعا مانگے وہ دعا بھی ہمیں سکھا دی کہ سفر شروع کرنے سے پہلے جب سواری پہ بیٹھ جائیں تو تین بار تکبیر کہتے ہوئے یہ دعا مانگو (۔) (الزخرف: 14)۔ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ اور ہم اپنے رب کی طرف ہی جانے والے ہیں۔ پھر اور آگے دعائیں ہیں کہ اے ہمارے خدا! ہم تجھ سے اپنے سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تُو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ اے ہمارے خدا! تو ہی ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ اے ہمارے خدا! تو سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں بھی خبر گیر ہو۔ اے ہمارے خدا! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل وعیال میں برے نتیجے سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔ پھر جب آپؐ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا مانگتے۔ اس میں یہ زیادتی فرماتے کہ ہم واپس آتے ہیں توبہ کرتے ہوئے، عبادت گزار اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان بن کر۔ یعنی اسی کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔

تو دیکھیں کیسی جامع دعائیں ہیں۔ اُس زمانے میں اگر اونٹ اور گھوڑے کی سواری تھی اس کو سدھایا جاتا تھا تو سوار بھی کوئی سواری سیکھتا تھا۔ جس کو سواری آتی تھی وہی ان سواریوں پر بیٹھ سکتا تھا۔ ورنہ اناڑی سوار کو تو یہ سواریاں فوراً نیچے پھینک دیں۔ تو آج کل بھی جو سواریاں ہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنی عقل دی ہے کہ وہ ایسی سواریاں بنائے اور پھر ان کے استعمال کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے دی اور یہ سہولت والی سواریاں پیدا فرمائیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سواری پر بیٹھو اور پھر سفر میں بھی لوگوں کی باتیں اور آپس میں چغلیاں کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہو، اس سے بھلائی مانگو اور اس سے ڈرتے رہو اور سفر کے خیریت سے کٹ جانے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے رہو۔ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سفر میں بھی ہماری حفاظت فرمائے۔ ہر قسم کے حادثے سے ہم کو بچا کے رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہو تو انسان ہر شر سے محفوظ رہتا ہے۔ جتنا مرضی کسی کو زعم ہو کہ ہماری نئی گاڑی ہے، بڑی اعلیٰ گاڑی ہے، یا بڑی مضبوط گاڑی ہے اور اس پر ہم انحصار کر سکتے ہیں، بڑا اعتماد کر سکتے ہیں۔ کبھی سواری پر اعتماد یا انحصار نہیں کرنا چاہئے۔ ایک پرزہ بھی ڈھیلا ہو جائے، بعض دفعہ فیکٹری سے نکل کر آتی ہے تو پرزہ ڈھیلا ہوا ہوتا ہے یا چلانے والے کو ہلکا سا نیند کا جھونکا ہی آ جائے یا دوسری سواری جو سڑک پر ہے اس کی کوئی غلطی ہو جائے تو کوئی بھی حادثہ پیش آ سکتا ہے۔ اس لئے مومن کا تو کوئی قدم بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں اٹھ سکتا۔ کوئی لمحہ بھی اس کے فضل کے بغیر نہیں گزر سکتا۔ پھر اگر گھر کے کچھ لوگ آئے ہیں یا اکیلا ہی آیا ہے تو اس سفر میں بھی یہ دعا مانگتے رہنا چاہئے کہ اے خدا پیچھے بھی خیر رکھنا یا تمام گھر والے بھی اگر سفر میں ہوں تو مال و اسباب، سامان وغیرہ گھر میں ہوتا ہے تو اس لئے پیچھے کی خیر کی دعا مانگتے رہنا چاہئے۔ یہاں تو ان ملکوں میں گھروں میں لکڑیوں کا استعمال بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کئی

واقعات ایسے ہوئے ہیں کہ گھر والے کہیں گئے ہوئے ہیں اور بجلی کا شارٹ سرکٹ ہوا اور واپس آئے تو گھر راکھ کا ڈھیر بنا ہوا تھا۔ اس لئے ہمیشہ سفر میں بھی دعاؤں میں رہنا چاہئے۔ مومن کا تو ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے بغیر نہیں گزر سکتا۔

پھر سفر میں بھی ایسے مناظر دیکھنے کو مل جاتے ہیں جو انسان کی طبیعت پر برا اثر ڈالتے ہیں کوئی ایکسیڈنٹ ہی دیکھ لیا اس سے طبیعت پر ایک بوجھ پڑ جاتا ہے۔ تو آنحضرت ﷺ ہمیشہ خود بھی دعا کرتے تھے اور ہمیں بھی یہی حکم ہوا کہ جب بھی سفر پر ہو دعائیں مانگتے رہو اور سفر سے واپس آؤ تو اللہ کا شکر ادا کرو۔ توبہ کرتے ہوئے گھر میں داخل ہو، اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دو تا کہ ہمیشہ اس کا فضل شامل حال رہے۔

حدیث میں آتا ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تین آدمی سفر پر جائیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا امیر مقرر کر لیں۔

(سنن ابی داؤد ۔ کتاب الجہاد ۔ باب فی القوم یسافرون یومرون)

بعض لوگ گروپوں کی شکل میں نکلتے ہیں تو اپنا امیر مقرر کر لیں ۔ یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ امیر ضرور مقرر کیا جائے اور پھر جب آپ نے امیر مقرر کر لیا تو اس کو مشورہ تو ضرور دیں، مشورہ دینے کا آپ حق رکھتے ہیں لیکن اگر وہ شریعت کے خلاف کوئی بات نہیں کر رہا تو اس کی ہر بات بھی ماننی پڑے گی۔ اور بچوں میں یہ روح پیدا کرنے کے لئے کہ یہ اللہ کے رسول کا حکم ہے کہ سفروں میں امیر مقرر کرو، بچوں کے ساتھ جب سفر کریں تو باپ یا جو بھی اس خاندان کا بڑا ہو جس کو بھی آپ امیر بنائیں، بتائے کہ یہ امیر ہے اور اس کی بات ماننی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول نے بتایا ہے کہ سفروں میں امیر ہونا چاہئے۔ تو جب آپ بچوں کو اس طرح ٹریننگ دیں گے تو بچوں کو بچپن سے ہی نظام جماعت سے اطاعت کی بھی عادت پیدا ہو جائے گی اور ایک سفر میں ہی بچوں کو سبق مل جائے گا۔

پھر ایک روایت ہے حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نفل نماز پڑھتے۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک)

تو جیسا کہ پہلے بھی میں نے بتایا ہے کہ آپؐ نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ سفر سے واپسی پر توبہ کرتے ہوئے، اللہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرتے ہوئے اور اس سے دعائیں مانگتے ہوئے گھروں میں داخل ہو جاؤ۔ تو اس حدیث نے یہ نمونہ دیا کہ سفر سے واپس آ کر دو نفل مسجد میں ادا کرتے تھے۔ اب دیکھ لیں کیا ہوتا ہے۔ ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے سکتا ہے، اپنا محاسبہ کر سکتا ہے کہ نفل تو علیحدہ رہے بہت سے ایسے ہیں کہ سفر سے واپس آ کر بچوں میں یا دوسرے گھریلو معاملات میں یا اپنی مجلسوں میں اتنے کھو جاتے ہیں، دنیاوی معاملات میں اتنے زیادہ گم ہو جاتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ آجکل کا سفر اُس زمانے کے سفر کے لحاظ سے بہت آرام دہ ہے، کوئی مقابلہ ہی نہیں اس زمانے کے سفر کے ساتھ، لیکن پھر بھی جو فرض نمازیں ہیں وہ بھی قضا کر کے پڑھتے ہیں یا پڑھتے ہی نہیں اور تھکاوٹ کا بہانہ بنا لیتے ہیں۔ اگر ہر کوئی اپنا اپنا جائزہ لے تو آپ کو بڑی واضح تصویر سامنے آ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب سستیاں دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ کیونکہ وہ تمہارے کھانے، پینے اور سونے میں روک بنتا ہے پس چاہئے کہ جب مسافر اپنا کام مکمل کر لے تو اپنے اہل کی طرف واپسی کے لئے جلدی کرے۔

(مسلم کتاب الامارۃ ۔ باب السفر قطعۃ من العذاب و استحباب تعجیل المسافر الی اھلہ بعد قضاء مشغلۃ

آجکل بھی آپ دیکھ لیں کہ باوجود اس کے کہ سفر میں بہت سی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جہازوں، کاروں، گاڑیوں وغیرہ کے ذریعے ہم ہزاروں سینکڑوں میل کا سفر گھنٹوں میں طے کر لیتے ہیں لیکن اس کے باوجود گھر سے بے گھر ہو کر ڈسٹرب (Disturb) ضرور ہوتے ہیں۔ آدمی کی وہ روٹین (Routine) نہیں رہتی جو اپنے گھر میں ہوتی ہے کھانے کے اوقات میں یا اس کی پسند میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ بعض مریضوں اور خوراک کے معاملے میں خاص مزاج رکھنے والے لوگوں کو تو سفروں میں بہت دقت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اوقات کی پابندی نہ ہونے کی وجہ سے نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدگی نہیں رہتی، سونے جاگنے میں باقاعدگی نہیں رہتی۔ جن کو وقت پر فجر کی نماز پڑھنے کی عادت بھی ہو وہ بھی بعض دفعہ سفر کی وجہ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے اور نماز چھوٹ جاتی ہے۔ اور بعض لوگ جس طرح کہ پہلے میں نے کہا کہ رات دیر تک مجلسیں لگانے کی وجہ سے ان کی نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔ تو جب اللہ کے حقوق ادا نہ ہو رہے ہوں تو پھر سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہی بن جاتا ہے۔

پھر ایک روایت میں ہے حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی مکان میں رہائش اختیار کرتے یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے پناہ چاہتا ہوں۔ (......) تو فرمایا کہ جب یہ دعا مانگو گے تو اس شخص کو رہائش اختیار کرنے یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من سوء القضاء و درک الشقاء و شرہ)

تو سچی نیت سے تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کرتے ہوئے جب مومن سچے دل سے یہ دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ضمانت دیتے ہیں کہ پھر تم ہر شر سے محفوظ رہو گے۔ تو اس سفر میں بھی جو آپ کا خالصۃً للّٰہی سفر ہے اور آئندہ ہر قسم کے سفر میں اس دعا کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے۔ دعاؤں پر زور دیں اور ہمیشہ سفروں میں دعاؤں پر زور دیتے رہیں کہ مسافر کی دعائیں بھی بہت قبول ہوتی ہیں۔

ایک روایت ہے، آپؐ نے فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جو قبولیت کا شرف پاتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کے بارے میں بددعا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما ذکر فی دعوۃ المسافر)

تو یہ تو فرمایا کہ سفر میں دعائیں مانگو اور یہ بھی ہمیں بتا دیا کہ کیا کیا دعائیں مانگو کچھ تو میں پہلے بتا آیا ہوں۔ ان دعاؤں کے بارے میں ایک اور بھی روایت ملتی ہے کہ کیا دعا مانگنی چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور رات ہو جاتی تو آپؐ دعا کرتے کہ اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں تجھ سے اور جو کچھ تیرے اندر ہے اس کے شر سے، اور جو کچھ تیرے اندر پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے، اور جو کچھ تیرے اوپر چلتا ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں شیر اور اژدھا اور سانپ اور بچھو کے شر سے اور شہروں کے رہنے والوں سے اور بدی کا آغاز کرنے والے سے اور اس بدی سے جس کا اس نے آغاز کیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب ما یقول الرجل اذا نزل المنزل)

تو دیکھیں کئی جگہ جب آدمی جاتا ہے تو بہت سے ناپسندیدہ واقعات ہو جاتے ہیں۔ آپؐ نے ان سب سے پناہ مانگی ہے۔ ان ملکوں میں آپ لوگ جو پاکستان سے آئے ہیں یا یہاں بھی سفر کرتے رہتے ہیں یا دنیا میں احمدی کہیں بھی سفر کر رہے ہیں، ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں تو بعض برائیاں حملہ آور ہوتی ہیں، ان سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

بہت زیادہ استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر یہاں کے ماحول کی آزادی اور بعض ایسی غلط باتیں ہیں جن سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہئے۔ آپ کی روایات آپ کے مذہب کی تعلیم یہی ہے کہ ان باتوں سے بچو اور اپنی روایات کو قائم رکھو اور اس معاشرے کی برائیوں کا زیادہ

اثر نہ لو۔لیکن اکثر لوگ اثر لے لیتے ہیں اور پھر وہ کہتے ہیں نا! ’کوّا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا‘۔ پھر نہ اپنی چال رہتی ہے نہ ہنس کی چال رہتی ہے۔تو کسی معاشرے کی اچھائیاں اپنانا اچھی بات ہے۔ بلکہ یہ مومن کی گمشدہ چیز ہے،متاع ہے۔لیکن ہر معاشرے کی جو برائیاں ہیں ان سے ضرور بچنا چاہئے۔اور یہ اچھائی اور برائی کی تمیز آپ کو اس وقت ہوگی جب آپ کو دین کے بارے میں بھی صحیح علم ہوگا۔اس لئے اپنے دین کے سیکھنے پہ بھی بہت غور کرنا چاہئے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر کی غرض سے روانہ ہونے کیلئے سورج کے غروب ہو جانے سے رات کی سیاہی کے دور ہونے تک اپنے جانوروں کو نہ کھولو کیونکہ رات کی تاریکی میں شیاطین چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد ۔ کتاب الجهاد باب فی کراهیة السیر اولی النهار)

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رات کو سفر کرنے سے بچیں۔ یہاں بھی یورپ میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی وقت بچانے کے لئے رات کا سفر کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔اور خاص طور پر جب کاموں سے فارغ ہوکر چاہے وہ دنیاوی کام ہوں یا دینی مقاصد کیلئے سفر ہوں اجتماعوں، جلسوں وغیرہ پر آنے جانے کے لئے اس طرح سفر کرنا چاہئے کہ اگر انتہائی مجبوری بھی ہو تو کم از کم نیند پوری ہوجائے۔اور یہ تسلی ہو کہ راستہ بھی محفوظ ہے۔ بہت سے حادثات صرف نیند نہ لینے کی وجہ سے یا تھکاوٹ کی وجہ سے ہوجاتے ہیں۔اور پھر ہم سب کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔اس لئے ہمارے محسن اعظم ﷺ نے جو بظاہر چھوٹی چھوٹی نصائح ہمیں فرمائی ہیں ان کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے اور ان کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ: اے اللہ میری امت کے علی الصبح کئے جانے والے سفروں میں برکت رکھ دے۔ یہ روایت حضرت صخرؓ غامدی کی ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ جب کسی سریّہ یا کسی لشکر کو روانہ فرماتے تو اسے دن کے پہلے حصے میں روانہ فرماتے۔اور صخرؓ ایک تاجر شخص تھے وہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے تجارتی اموال دن کے پہلے حصے میں روانہ کرتے تھے۔اور اسی وجہ سے وہ مالدار ہوگئے اور ان کا مال بہت بڑھ گیا۔

(سنن ابی داؤد کتا ب الجهاد باب فی الابتکار فی السفر)

تو کاروباری آدمی کو بھی سفر صبح صبح کرنا چاہئے۔کوئی بھی سفر ہو جلدی نکلنا چاہئے کیونکہ صبح کے سفر شروع کرنے میں بہت برکت ہے۔آدمی اس دعا کا حقدار بن جاتا ہے جو آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کے لئے کی۔لیکن یہ ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ برکتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہیں۔اس لئے یہ ہمیشہ مدنظر رہنا چاہئے کہ سفر شروع کرتے وقت بھی اور سفر کے دوران بھی اور واپسی پر بھی کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی عبادت سب سے اول ہے۔جب اس سوچ کے ساتھ آپ اپنے کاروباری سفر کریں گے تو ان میں پہلے سے بہت زیادہ برکت پڑے گی۔کئی لوگ ملتے ہیں، کاروبار کرتے ہیں یا ملازمتوں پر جاتے ہیں باقاعدگی سے روزانہ صبح اٹھنے والے بھی ہیں لیکن ان کا طریق یہ ہوگیا ہے کہ گھر سے نماز سے چند منٹ پہلے نکلے اور راستے میں کار چلاتے وقت ٹکریں مار کے نماز پڑھ لی یا کچھ لوگ کبھی نہیں بھی پڑھتے۔تو یہ بالکل غلط طریق ہے۔یا تو گھر سے نماز پڑھ کر اور دعا کر کے سفر شروع کریں یا راستے میں رک کر نماز ادا کریں۔لیکن نماز کو نماز سمجھ کر پڑھنا چاہئے نہ کہ جان چھڑانے کے لئے یا مجبوری کے تحت کہ نماز پڑھنی ہے گلے سے اتارو۔اس طرح ٹکریں نہیں مارنی چاہئیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اس طرح نہ پڑھو کہ لگے کہ مرغی دانہ کھا رہی ہے،صرف ٹکریں ہوں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود اپنے سفر کا کس طرح اہتمام فرماتے تھے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں کہ ان سفروں میں جو آپ نے بعثت سے پہلے زمانے میں حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم کی اطاعت و پیروی کا نمونہ دکھانے کے لئے کئے آپ کے معمولات بہت مختصر تھے۔کسی قسم کا سامان آپ ساتھ نہیں لیتے تھے۔صرف وہی لباس ہوتا تھا جو آپ پہنے ہوئے ہوتے تھے اور ایک مختصر سا بستر،ایک لوٹا اور ایک گلاس بھی لیا کرتے تھے۔اور جو بعثت کے بعد کے سفر ہیں ان کی نوعیت پھر تبدیل ہوگئی۔ کیونکہ سفروں میں بہت سارے لوگ آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔قافلہ ہوتا تھا،ایک جماعت ساتھ ہوا کرتی تھی۔اس لئے آپ کا معمول تھا کہ بہت سی موم بتیاں،ضروری ادویات اور دیاسلائی وغیرہ تک ساتھ رکھا کرتے تھے۔تاکہ جب کسی چیز کی ضرورت ہو تلاش نہ کرنی پڑے۔اور انہوں نے لکھا ہے کہ چونکہ اس وقت سیاہی بھرے ہوئے پینوں (Pens) کا رواج نہیں تھا تو اس لئے قلم کاغذ دوات بھی ساتھ رکھا کرتے تھے۔اور لمبے سفروں میں جو (۔) سفر تھے عام طور پر حضرت اماں جان اور بچوں کو ساتھ رکھتے تھے اور یکّے (ٹانگے) کی سواری میں آپ اندر بیٹھا کرتے تھے۔اور ریلوے کے سفر میں سیکنڈ کلاس میں ابتداءً اور پھر تھرڈ اور انٹر میں سفر کیا کرتے تھے۔مگر آپ تھرڈ، انٹر یا سیکنڈ کی تمیز یا خصوصیت نہیں کرتے تھے بلکہ صرف چونکہ ان کلاسوں میں بیت الخلاء کی زیادہ سہولت ہوتی ہے اس لئے اس کو پسند کرتے تھے اور ضرورت پڑتی تھی اور عام طور پر آپ کا طریق یہ تھا کہ علی الصبح سفر پر روانہ ہوتے تھے (اسی حدیث کی روشنی میں) جب ریلوے سفر ہوتا تو ریل کے اوقات کے لحاظ سے بعد دوپہر بھی روانہ ہوتے۔ رات کے پہلے حصے میں سفر کو پسند نہیں فرماتے تھے کہ رات کے پہلے حصے میں سفر کیا جائے۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ تھوڑی دیر آرام کر کے پھر سفر کرنا چاہئے۔وہی جو میں نے بات آپ سے کی کہ کچھ دیر نیند پوری کر کے پھر سفر کرنا چاہئے۔اور ثابت نہیں ہے کہ رات کے ابتدائی حصے میں آپ نے سفر کیا ہو۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس سے میری مراد یہ ہے کہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ آپ نے سفر کا آغاز رات کے ابتدائی حصے میں کیا ہو۔ریل کے سفر میں بھی اس کو ملحوظ رکھتے تھے۔

پھر ایک روایت ہے آخری روایت۔ حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سیر و سیاحت کی اجازت دیجئے۔آپؐ نے فرمایا میری امّت کی سیر و سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔

(سنن ابو داؤد کتا ب الجهاد باب فی النهی عن السیاحة)

تو اس حدیث میں ہمیں ایک یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تمہارے جو بھی سفر ہیں ایک بات یاد رکھو کہ یہ سفر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے ہوں۔ سیر کرنے کے لئے بھی جب نکلو تو اللہ کی مخلوق پر غور کرتے رہو۔مختلف نظارے دیکھو،ان پہ غور کرو۔اور پھر تمہارا یہ سفر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اس کی طرف لے جانے والا ہو۔جہاد یہ نہیں کہ صرف تلوار سے ہی جہاد کرنا ہے۔ بلکہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاؤ۔ تمہارے سفر میں اپنے نفس کے خلاف بھی جہاد ہے۔ایسے موقعے پیدا ہوں تو اپنے آپ کو بھی تقویٰ پر قائم رکھو اور کبھی ایسا فعل سرزد نہ ہونے دو جو تمہیں خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والا ہو جائے۔ بلکہ تمہارا سفر اور تمہارے سفر میں اٹھنے والا تمہارا ہر قدم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔اور پھر اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود کے ماننے والوں کا سب سے بڑا جہاد دعوت الی اللہ ہے۔(۔) کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا ہے۔اس کے لئے اپنے سفروں میں (۔) کے مواقع ہر ایک کو پیدا کرنے چاہئیں کاروباری سفر بھی اگر ہے تو جس جگہ آپ کاروبار کے لئے جائیں وہاں آپ کے نمونے اور آپ کے طرز عمل کو دیکھ کر لوگوں کی توجہ آپ کی طرف ہو۔اپنے اندر ایک ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں جو لوگوں کو نظر آتی ہو اور جس کو دیکھ کر لوگوں میں خود بخود آپ کے دین کی کشش پیدا ہوجائے، (۔) کی کشش پیدا ہو جائے۔اگر دینی اجتماعات کے لئے سفر پر نکلے ہیں تو ان سفروں میں بھی ان اجتماعوں کے بعد ہر احمدی کی طبیعت میں ایک روحانی انقلاب پیدا ہونا چاہئے۔ پہلے سے بڑھ کر تقویٰ کے معیار قائم ہوں۔ایسے روحانی اجتماع میں ہر احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ایک جوش پیدا ہو جائے، یہی جہاد ہے۔اللہ کرے کہ اس جلسے میں آنے والا ہر احمدی اس جذبے کے تحت اس جلسہ میں شامل ہو اور یہ جلسہ ہر احمدی کے لئے بے انتہا برکتوں، رحمتوں اور فضلوں کا لانے والا بن جائے اور ہر احمدی میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا ہو جائے جو نظر بھی آتی ہو۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

آخر میں ایک افسوسناک خبر ہے اس کے بارے میں ذکر کروں گا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی 21 جون کو وفات ہوگئی تھی۔ آپ کی عمر 90 سال تھی۔(۔) اور آپ بڑا لمبا عرصہ بیمار رہے۔ 1914ء میں آپ پیدا ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دوسرے بیٹے تھے۔ حضرت مصلح موعود کے ساتھ سفروں میں کافی رہے ہیں۔ اور پھر مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا، یونیورسٹی سے گریجوایشن کی اور اس کے بعد آپ نے زندگی وقف کردی۔ اور تحریک جدید میں حضرت مصلح موعود نے ان کو لگایا تھا۔ اور آپ نے بڑا لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ بطور وکیل صنعت، زراعت، آپ بہت عرصہ وکیل التبشیر رہے ہیں، وکیل الدیوان رہے پھر تحریک جدید کے وکیل اعلیٰ رہے۔ اور پھر صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی رہے۔ خلافت رابعہ کے دور میں صدر مجلس تحریک جدید رہے۔ ابھی میں نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔ آپ کے دو بیٹے ہیں اور ایک بیٹی جو یہیں کینیڈا میں رہتی ہیں امتہ الباقی عائشہ، ان کے خاوند ظفر نذیر صاحب ہیں۔ اور بیٹے مرزا مجیب احمد صاحب اور ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم صاحب۔ ڈاکٹر خالد تسلیم صاحب بھی آجکل ربوہ میں ہیں اور اللہ کے فضل سے اہل ربوہ کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے اور ان سب کو صبر کی توفیق دے۔ میاں مبارک احمد صاحب میرے ماموں بھی تھے۔

رپورٹ: حمید اللہ ظفر صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک جدید جرمنی

Wurzburg جرمنی میں بیت العلیم کا سنگ بنیاد

26 نومبر 2004ء بروز جمعة المبارک Main Franken ریجن کے احباب جماعت کے لئے عموماً اور Wurz Burg شہر کے احمدیوں کے لئے خصوصاً نہایت بابرکت دن تھا اس لئے کہ 2000ء میں انہوں نے جو یہاں بیت الذکر بنانے کی کوششوں کا آغاز کیا تھا آج ان کوششوں کا پھل بیت العلیم کے سنگ بنیاد کی صورت ان کے سامنے تھا۔ جمعہ کی نماز میں ہی اپنے رب کریم کے حضور سجدات شکر بجالاتے ہوئے 4 بجے سہ پہر سے قبل ہی دور دراز سے دیوانے یہاں پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ دو ٹینٹ نصب کئے تھے۔ یہ شہر جرمنی کے صوبہ بائرن میں واقع ہے جہاں کی شدید سردی مشہور ہے۔ لہٰذا گرم گرم چائے کے لئے علیحدہ جگہ پر انتظام تھا اور دوران تقریب وقتاً فوقتاً حاضرین کو چائے پیش کی جاتی رہی۔

ٹھیک 4 بجے اس تقریب سعید کا آغاز تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ جس کا اردو اور جرمن دونوں زبانوں میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ پھر حضرت مسیح موعود کا پاک و شیریں کلام ''حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی'' ترنم سے پیش کیا گیا۔ بچیوں کے ایک گروپ نے جرمن نظم پڑھی۔

بعد ازاں مکرم احسان الحق صاحب ریجنل امیر مائن فرنکسن نے اس بابرکت تقریب میں تشریف لانے والے' مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا اور اس بیت الذکر کے متعلق تفاصیل بتائیں۔ جرمنی کا یہ شہر ورکس برگ 1300 سال پرانا شہر ہے۔ اور یہاں 1300 ویں سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی تقدیر انہیں اس موقع پر ایک بیت الذکر کا تحفہ عطا فرما رہی ہے۔

شہر کا تعارف

اس شہر کی کل کی آبادی 128859 نفوس پر مشتمل ہے جن میں 11500 غیر ملکی ہیں۔ شہر میں ایک یونیورسٹی ہے۔ دنیاوی علوم کے لحاظ سے یہ شہر عظیم شہر ہے کہ یہاں کے بسنے والے 13 افراد فزکس کیمسٹری اور میڈیسن میں نوبیل پرائز حاصل کر چکے ہیں۔ یاد رہے کہ وہی بائرن کا صوبہ ہے جس کی ایک خاتون مس کیرولا مین نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں 1907ء میں خط لکھا تھا۔ اس خط کا اردو ترجمہ ''بدر 14 مارچ 1907ء کو شائع ہوا تھا۔ اس نے حضور اقدس سے ان کا فوٹو بھی مانگا تھا نیز لکھا تھا'' کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتی ہوں''

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 27/ اگست 2001ء)

اس شہر کو چرچوں کا شہر کہا جاتا ہے۔ اللہ اللہ فدایان احمدیت نے اپنے ریجن میں بیت الذکر بنانے کے لئے اس شہر کا انتخاب کیا جسے گرجا گھروں کا شہر کہتے ہیں۔ کیا خوب کہا ہے ایسے ہی موقع پر برادرم ثاقب صاحب نے ؎

'' تثلیث کے ایواں میں کیا ہم نے اُجالا
یورپ کے کلیساؤں میں دی ہم نے ...... بھی''

اس شہر میں سب سے پہلا احمدی 1978ء میں قیام پذیر ہوا اور 1984ء میں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا اس وقت ورکس برگ جماعت کی کل تجنید 165 نفوس پر مشتمل ہے۔ بیت الذکر میں 350 افراد عبادت کر سکیں گے۔ اس کے بعد مکرم محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے خطاب فرمایا۔

آپ نے بتایا کہ اس بیت کے لئے بیت مبارک قادیان کی اینٹ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کر کے بھجوائی ہے سنگ بنیاد میں رکھی جائے گی۔ اس کے بعد 16۔ افراد نے بنیاد میں اینٹیں رکھیں جن میں قابل ذکر مکرم امیر صاحب جرمنی۔ مکرم ہدیت اللہ ہبش صاحب ذیلی تنظیموں کے سربراہان اور مقامی عہدیداران شامل تھے۔ سنگ بنیاد رکھ کر امیر صاحب دوبارہ ڈائس پر تشریف لائے اور دعا سے پہلے کہا کہ جب جماعت کا وفد بیت الذکر کا نقشہ لے کر انتظامیہ کے پاس گیا تو انہوں نے میناروں کی بلندی دریافت کرنے پر کہا یہ بلندی کم ہے اس سے اور زیادہ بلند مینار تعمیر کریں۔ خوبصورت بیت بنائیں۔

محترم امیر صاحب نے پر سوز دعا کرائی۔ بعد میں تمام احباب و مستورات کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ قارئین الفضل کے لئے یہ امر دلچسپی کا باعث ہوگا کہ جب شہر کی انتظامیہ بیت العلیم کی تعمیر کی منظوری دے رہی تھی تو شہر کے برگا ماسٹر نے ایک پریس کانفرنس طلب کی اس میں بتایا کہ ان لوگوں کو ہم نے بیت بنانے کی اجازت دی ہے یہ لوگ وہ لوگ ہیں کہ جب تم سب نئے سال کی خوشی میں رات بھر خوب آتش بازی کر کے شہر کی تمام سڑکوں کو گندہ کر دیتے ہو اور پھر محو خواب ہوتے ہو۔ تمہاری گندی کی ہوئی سڑکوں کو صاف کرنے کے لئے یہ لوگ علی الصبح اٹھتے ہیں جب سارے شہر میں سناٹا ہوتا ہے یہ خدا کی عبادت کر کے پھر سڑکوں پر نکلتے ہیں انہیں خوب صاف کرتے ہیں اور جب تم سب اپنی نیندیں پوری کر کے یکم جنوری کو دوپہر یا بعد دوپہر اٹھ کر باہر نکلتے ہو تو سڑکوں کو صاف پاتے ہو جیسے ان پر کبھی گند پڑا ہی نہ ہو۔ یہ وہ عجیب و غریب لوگ ہیں۔ اپنی خوشی کے خمار میں گند تم ڈالو۔ صفائی یہ لوگ کریں۔ بغیر کسی اجرت اور معاوضہ کے۔ پس ان کی بیت تعمیر ہو گی اس کے بلند مینار بھی تمہیں نظر آئیں گے۔ بیت میں لاؤڈ سپیکر بھی ہوگا۔ پانچ وقت نداء بھی دی جائے گی۔ یہ امن پسند لوگ ہیں۔ یہ شہر کے صاف ستھرے اخلاق کے مالک لوگ ہیں۔

تمام قارئین سے التماس ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جرمنی کو صد بیوت الذکر ہی نہیں بلکہ شہر شہر قریہ قریہ بیوت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سرائے خام

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں

زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں

جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ ان کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں

پر ان کو اس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں

ان کے طریق و دھرم میں گو لاکھ ہو فساد
کیسا ہی ہو عیاں کہ وہ ہے جھوٹ اعتقاد

پر تب بھی مانتے ہیں اسی کو بہر سبب
کیا حال کر دیا ہے تعصب نے ہے غضب

دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی
ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی

اے غافلاں وفا نہ کند ایں سرائے خام
دنیائے دوں نماند و نماند بہ کس مدام

درثمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **40637** میں ملک منصور احمد ولد ملک منظور احمد قوم ملک نھوکہ پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-9-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک ایکڑ زمین واقع حویلی نھوکہ ضلع سرگودھا قیمت اندازاً -/100000 روپے۔ 2۔ 3 بکریاں مالیتی -/7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک منصور احمد گواہ شد نمبر 1 علاؤالدین ولد فضل دین طاہر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 غلام احمد سرور ولد غلام رسول مرحوم ربوہ

مسل نمبر **40638** میں چوہدری سردار احمد طاہر ولد چوہدری مختار احمد مرحوم قوم راجپوت پیشہ پینشنر عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 109 ر۔ب مسعود آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-9-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 12 کنال 4 مرلہ مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ مکان 4 مرلہ واقع چک نمبر 215 ر۔ب -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5543 روپے ماہوار بصورت پینشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/24000 روپے سالانہ کرایہ مکان جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری سردار احمد طاہر گواہ شد نمبر 1 اشتیاق احمد طاہر وصیت نمبر 30671 گواہ شد نمبر 2 طارق احمد کشمیری وصیت نمبر 30806

مسل نمبر **40639** میں ریاض بیگم عرف جنت الفردوس زوجہ سردار احمد طاہر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت 1962ء ساکن چک نمبر 109 ر۔ب ورکشاپ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بصورت زیور 6 تولہ مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ریاض بیگم عرف جنت الفردوس گواہ شد نمبر 1 اشتیاق احمد شاہد وصیت نمبر 30671 گواہ شد نمبر 2 طارق احمد کشمیری وصیت نمبر 30806

مسل نمبر **40640** میں عزیز احمد باجوہ ولد امیر احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ پینشنر ریٹیچر P.T.I عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ کوٹ عہدی خان گوجر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-10-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 5 ایکڑ زرعی اراضی واقع چک نمبر 312 ر ج۔ب کھتووالی اندازاً -/500000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 6 مرلہ واقع چک نمبر 312 ر کھتووالی اندازاً -/80000 روپے۔ 3۔ مکان ساڑھے تین مرلہ ترکہ از والد محترم واقع گوجرہ شہر کا 1/4 حصہ -/200000 روپے۔ 4۔ موٹر سائیکل مالیتی تقریباً -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5500۔ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عزیز احمد باجوہ گواہ شد نمبر 1 اشتیاق الرحمان مربی سلسلہ وصیت نمبر 27377 گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد کشور مربی سلسلہ وصیت نمبر 29855

مسل نمبر **40641** میں کلیم احمد ولد حنیف احمد قوم آرائیں پیشہ بے روزگار عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر نگر نبی سر روڈ ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-9-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کلیم احمد گواہ شد نمبر 1 عمران احمد تبسم ولد نبی احمد معلم وقف جدید گواہ شد نمبر 2 محمد عتیق ولد حنیف احمد بشیر نگر

مسل نمبر **40642** میں نوید اکبر ولد محمد شریف قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر نگر ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-9-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نوید اکبر گواہ شد نمبر 1 محمد شریف والد موصی گواہ شد نمبر 2 عمران احمد تبسم ولد نبی احمد معلم وقف جدید

مسل نمبر **40643** میں مظفر احمد ولد رفیق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر نگر ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 29-9-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظفر احمد گواہ شد نمبر 1 عمران احمد تبسم معلم وقف جدید ولد نبی احمد گواہ شد نمبر 2 محمد شریف ولد بشیر احمد بشیر نگر

مسل نمبر **40644** میں مبارک احمد ولد محمد افضل قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر نگر ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-9-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد گواہ شد نمبر 1 عصمت اللہ قمر مربی سلسلہ وصیت نمبر 28243 گواہ شد نمبر 2 عمران احمد تبسم معلم وقف جدید ولد نبی احمد

مسل نمبر **40645** میں رشیدہ اختر زوجہ محمد اسرائیل ناصر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات 350-110 گرام مالیتی -/61400 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/7000 روپے بصورت قطعہ اراضی پلاٹ نمبر 2/17 برقبہ 9 مرلہ 174 فٹ واقع دارالعلوم شرقی جس کی موجودہ مالیت -/400000 روپے ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رشیدہ اختر گواہ شد نمبر 1 محمد اسرائیل ناصر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک محمد افضل فہیم وصیت نمبر 28715

خان نیم پلیٹس

سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ

ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز

ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862

Email:knp_pk@yahoo.com

عزیز

ہومیو

پیتھک

گولبازار

ربوہ

فون

212399:

نوٹ

جمعۃ المبارک کو

سٹور رکلینک موسم

کے اوقات کے

مطابق کھلا رہے گا۔

انشاءاللہ

ولادت

مکرم رانا عبدالغفار خان صاحب سیکرٹری وصایا دارالرحمت شرقی ربوہ لکھتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم حافظ عدنان متین احمد خان صاحب اور بھتیجی مکرمہ حنا خان صاحبہ مقیم ہمبرگ جرمنی کو مورخہ 16/دسمبر 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام طاہر احمد خان تجویز ہوا ہے اور وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے بچہ برادرم جعفر احمد خان صاحب مقیم جرمنی کا پہلا نواسہ ہے۔ نومولود محترم غلام قادر خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود رئیس لنگڑوعہ ضلع جالندھر کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی درازی عمر صحت وسلامتی نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم چوہدری ادریس احمد صاحب بندیشہ نارووال حال دارالعلوم شرقی ربوہ لکھتے ہیں ۔ مورخہ 18 دسمبر 2004ء کو میرے چھوٹے بھائی مکرم طٰہٰ مقبول بندیشہ صاحب ابن مکرم چوہدری حسن محمد صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ مکرمہ رخشندہ نورین صاحبہ بنت مکرم چوہدری خالد محمود صاحب مرحوم کے ساتھ بحق مہر پچاس ہزار روپے پر مورخہ 18 دسمبر 2004ء کو بیت نور دارالعلوم شرقی میں بعد نماز مغرب مکرم طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے انتہائی بابرکت اور خیر کثیر کا باعث بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم امۃ الباسط جمیلہ صاحبہ اہلیہ مکرم مقصود احمد صاحب واہلہ لکھتی ہیں۔ میرا بیٹا فیصل مقصود بعمر 18 سال گزشتہ ایک ماہ سے دل کے عارضے کی وجہ سے سخت علیل ہے اور پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں داخل ہے ایک ماہ سے آکسیجن لگی ہوئی ہے کمزوری کی وجہ سے بلڈ پریشر نارمل نہیں ہو رہا بائی پاس آپریشن بھی تجویز ہوا ہے جو کمزوری کی وجہ سے نہیں ہو رہا۔ احباب سے ان حالات میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ اس بچے کو معجزانہ شفایابی عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم فضل احمد شاہد صاحب کارکن روزنامہ الفضل لکھتے ہیں میری والدہ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی صادق کا مورخہ 18 جنوری 2005ء کو گرنے کی وجہ سے چولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے موصوفہ پہلے بھی بعارضہ فالج تکلیف میں ہیں احباب سے ان کی جلد اور مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالحکیم صاحب بابت ترکہ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ)

مکرم عبدالحکیم صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب سکنہ چک 32/N.P غربی تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان نے درخواست دی ہے کہ قطعہ نمبر 2/11 دارالعلوم جنوبی حلقہ بشیر ربوہ کل رقبہ 7 مرلے میں سے ہماری والدہ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ کے نام 247 مربع فٹ (دوصد سنتالیس مربع فٹ) رقبہ ہے۔ وہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں ۔ لہٰذا ان کا یہ حصہ ہمارے بھائی مکرم ظفر احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم عبدالحکیم صاحب (پسر)
(2) مکرم عبدالولی صاحب (پسر)
(3) مکرم عبدالحق صاحب (پسر)
(4) مکرم عبدالناصر صاحب (پسر)
(5) مکرم ظفر احمد صاحب (پسر)
(6) محترمہ نسیم بی بی صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔جنوری 2005ء

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:21
وقت عصر	4:03
غروب آفتاب	5:38
وقت عشاء	7:03

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سیفٹی ربڑ پارٹس
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7832395

الفضل میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

مکان برائے فوری فروخت
04524-213757

پیج
04942-423173

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

برائے فروخت
اقصیٰ چوک میں 1 کنال 6 مرلے کا تعمیر شدہ کمرشل پلاٹ برائے فروخت ہے۔ برائے رابطہ
0300-8437992

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837، رہائش: 214321

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
642605-632606

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
مین بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
طالب دعا: شاہد مسعود
0320-4620481
5745695

زاہد اسٹیٹس بلڈرز اینڈ ڈویلپر
لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، کراچی
گوادر
کیونکہ بہترین سرمایہ میں ہے آپ کا روشن مستقبل

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

C.P.L 29

ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر، ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج، واشنگ مشین، ڈش انٹینا، ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
ہم آپ کے منتظر ہوں گے
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
7223347-7239347-7354873